السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے فلسفہ کے استاد نے کہا ہے کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر یہ صحیح ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس روح کو عذاب ہو یا اس کا محاسبہ ہو رہا ہو' وہ منتقل ہوجائے یہ تو دوسرے انسان کا محاسبہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے استاد کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ اس مسئلہ میں یہ آیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ١٧٢ ...الأعراف

''اور جب تیرے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور ان سے فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا' کیوں نہیں' ہم گواہی دیتے ہیں (ہم نے یہ اس لئے تمہیں بنادیا ہے) مبادا تم قیامت کے دن کہو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔''

اس آیت کی تشریح اس حدیث سے ہوتی ہے جو امام مالک نے اپنی کتاب ''موطا'' میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ١٧٢ ...الأعراف

حضرت عمر نے فرمایا: ''میں نے کسی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کرتے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ ' فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ' ثُمَّ مَسَحَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ ' فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ)

''اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا' پھر ان کی پشت پر اپنا دایا ہاتھ پھیرا اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: ''میں نے یہ لوگ جنت کے لئے پیدا کئے ہیں' یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: ''میں نے یہ لوگ جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔''!(مسند احمد تحقیق احمد شاکر حدیث نمبر: ۳۱۱۔ موطا امام مالک حدیث نمبر: ۸۹۸۔ سنن ابی داؤد حدیث نمبر: ۴۷۰۳۔ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۵۰۷۱۔ مستدرک حاکم ج: ۱' ص: ۲۷' ج: ۲' ص: ۳۲۴' ۵۴۴۔ ''الشریعۃ'' آجری حدیث نمبر: ۱۷۱۔ الرد علی الجہمیۃ تصنیف ابن مندہ حدیث نمبر: ۲۸۔)

ابن عبدالبر فرماتے ہیں' اس مفہوم کی دیگر احادیث بہت سی سندوں سے عمر بن خطاب' عبداللہ بن مسعود' علی بن ابی طالب' ابوہریرہ اور دیگر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے ثابت ہیں اور اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔ علمائے اہل سنت کہتے ہیں کہ ایک جسم سے دوسرے جسم میں روح کی منتقلی کا مذہب ''تناسخ'' کا عقیدہ رکھنے والے کا قول ہے اور وہ کافر ترین لوگ ہیں اور ان کا یہ قول انتہائی باطل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ